سورة المائدة

آيات ٨٢ - ٨٩

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَ
لَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ
بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَ رُهْبَانًا وَّ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَ اِذَا سَمِعُوْا مَاۤ
اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ
الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَ مَا لَنَا لَا
نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَ نَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ
الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ

اَنۡتُمۡ بِهٖ مُؤۡمِنُوۡنَ ﴿٨٨﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغۡوِ فِىۡۤ اَيۡمَانِكُمۡ وَلٰـكِنۡ
يُّؤَاخِذُكُمۡ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الۡاَيۡمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطۡعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيۡنَ مِنۡ
اَوۡسَطِ مَا تُطۡعِمُوۡنَ اَهۡلِيۡكُمۡ اَوۡ كِسۡوَتُهُمۡ اَوۡ تَحۡرِيۡرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنۡ لَّمۡ يَجِدۡ
فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيۡمَانِكُمۡ اِذَا حَلَفۡتُمۡ ؕ وَاحۡفَظُوۡۤا
اَيۡمَانَكُمۡ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَـكُمۡ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿٨٩﴾

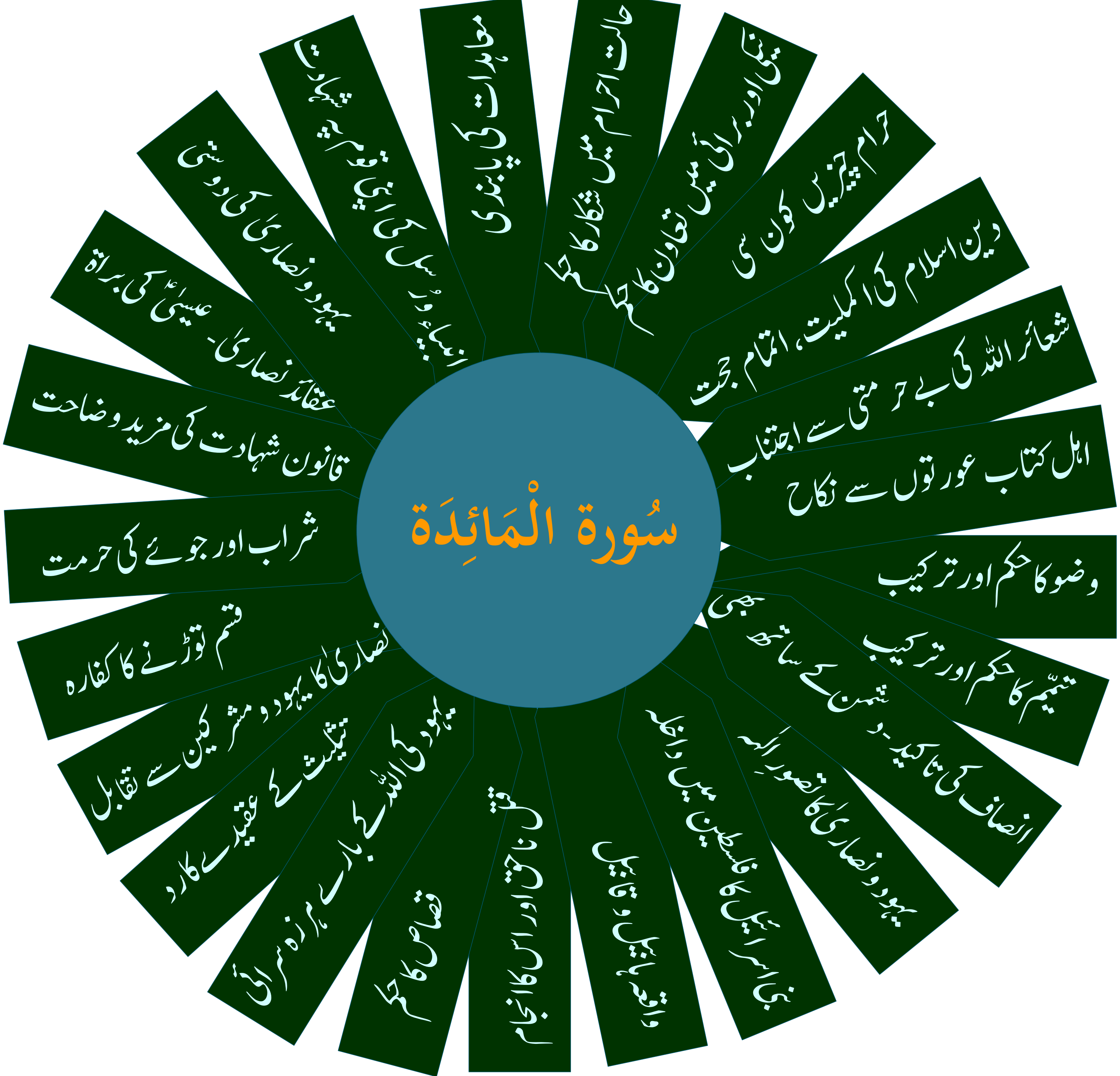
سُورۃ الْمَائِدَۃ
معاہدات کی پابندی
حالت احرام میں شکار کا حکم
نیکی اور برائی میں تعاون کا حکم
حرام چیزیں کون سی
دین اسلام کی اکملیت، اتمام حجت
شعائر اللہ کی بے حرمتی سے اجتناب
اہل کتاب عورتوں سے نکاح
وضو کا حکم اور ترکیب
تیمّم کا حکم اور ترکیب
انصاف کی تاکید۔ دشمن کے ساتھ بھی
یہود و نصاریٰ کا تصور الٰہ
بنی اسرائیل کا فلسطین میں داخلہ
واقعہ ہابیل و قابیل
قتل ناحق اور اس کا انجام
قصاص کا حکم
یہود کی اللہ کے بارے ہرزہ سرائی
تثلیث کے عقیدے کا رد
نصاریٰ کا یہود و مشرکین سے تقابل
قسم توڑنے کا کفارہ
شراب اور جوئے کی حرمت
قانون شہادت کی مزید وضاحت
عقائد نصاریٰ۔ عیسیٰؑ کی براۃ
یہود و نصاریٰ کی دوستی
انبیاءؑ و رسل کی اپنی قوم سے پیغامات

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً

وَجَدَ يَجِدُ ، وَجْدًا پانا

لَتَجِدَنَّ - لازماً تو پائے گا

اَشَدَّ النَّاسِ - لوگوں میں سب سے سخت

عَدَاوَةً - بلحاظ عداوت کے

لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا - ان کے لیے جو ایمان لائے

الْيَهُوْدَ وَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا - یہود کو اور ان کو جنھوں نے شرک کیا

وَلَتَجِدَنَّ - اور لازماً تو پائے گا

اَقْرَبَهُمْ - ان میں سب سے قریب

مَّوَدَّةً - بلحاظ دوستی کے

لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّا نَصٰرٰی ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنۡهُمۡ قِسِّیۡسِیۡنَ وَ رُهۡبَانًا وَّ اَنَّهُمۡ لَا یَسۡتَكۡبِرُوۡنَ ﴿۸۲﴾

لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا - ان کے لیے جو ایمان لائے

الَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا - جنہوں نے کہا

اِنَّا نَصٰرٰی - ... ہم نصرانی ہیں

ذٰلِكَ بِاَنَّ - یہ اس سبب سے کہ

مِنۡهُمۡ قِسِّیۡسِیۡنَ - ان میں علماء ہیں

وَ رُهۡبَانًا - اور درویش ہیں

وَّ اَنَّهُمۡ - اور یہ کہ وہ لوگ

لَا یَسۡتَكۡبِرُوۡنَ - تکبر نہیں کرتے

قِسِّیۡسِیۡنَ جمع، اس کا واحد قِس / قِسِّیس - عیسائیوں میں خدا پرست عالم (Priests)

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الۡیَهُوۡدَ وَ الَّذِیۡنَ اَشۡرَکُوۡا ۚ وَ
لَتَجِدَنَّ اَقۡرَبَهُمۡ مَّوَدَّةً لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّا نَصٰرٰی ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ
مِنۡهُمۡ قِسِّیۡسِیۡنَ وَ رُهۡبَانًا وَّ اَنَّهُمۡ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ ﴿۸۲﴾

تم اہل ایمان کی عداوت میں سب سے زیادہ سخت یہود اور مشرکین کو پاؤ گے،
اور ایمان لانے والوں کے لیے دوستی میں قریب تر اُن لوگوں کو پاؤ گے جنہوں
نے کہا تھا کہ ہم نصاریٰ ہیں یہ اِس وجہ سے کہ ان میں عبادت گزار عالم اور
تارک الدنیا فقیر پائے جاتے ہیں اور اُن میں غرور نفس نہیں ہے

Strongest among men in enmity to the believers wilt thou find the Jews and Pagans; and nearest among them in love to the believers wilt thou find those who say, "We are Christians": because amongst these are men devoted to learning and men who have renounced the world, and they are not arrogant.

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الۡیَهُوۡدَ وَ الَّذِیۡنَ اَشۡرَکُوۡا ۚ وَ لَتَجِدَنَّ اَقۡرَبَهُمۡ مَّوَدَّةً

یہود اسلام دشمنی میں مشرکین کے ہم پلہ

- مشرکین مسلمانوں کے دشمن تھے اور ان کی دشمنی کھلی دشمنی تھی، ان کا دشمن ہونا ظاہر تھا
- لیکن یہود مسلمانوں کے بدترین دشمن تھے، وہ آستین کے سانپ تھے اور سازشی انداز میں مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں مشرکین مکہ سے کہیں آگے تھے
- آج بھی ایسا ہی معاملہ ہے، یہود اور ہنود مسلمانوں کی دشمنی میں سب سے آگے ہیں
- یہ بھی تاریخی حقیقت ہے کہ جس طرح کی شدید دشمنی اس وقت یہود نے آپ ﷺ سے کی ویسی نصاریٰ نے نہیں کی۔
- عیسائی بادشاہ (نجاشیؒ) نے مسلمان مہاجرین کو اپنے ہاں پناہ دی، مقوقس (شاہ مصر) نے آپ ﷺ کی خدمت میں ہدیے بھیجے۔ ہرقل نے بھی آپ ﷺ کے نامۂ مبارک کا احترام کیا اور نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا
- عیسائیوں کی مخالفت میں وہ شدت نہ تھی جو یہودیوں کی مخالفت میں تھی

ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَ رُهْبَانًا وَّ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

- قرآن نے اس کی وجہ یہ بتائی کہ ان (نصاریٰ) کے اندر (اس وقت تک) علمائے حق بھی موجود تھے اور درویش راہب بھی جو واقعی اللہ والے تھے
- بحیرہ راہب عیسائی تھا جس نے آپ ﷺ کو بچپن میں پہچان لیا تھا، ورقہ بن نوفل نے آپ ﷺ کی سب سے پہلے تصدیق کی تھی اور بتایا تھا کہ آپ پر وہی ناموس نازل ہوا ہے جو اس سے پہلے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا تھا
- لیکن یہ قِسّیسِین اور رُھْبان اب عیسائیوں میں نہیں ہیں البتہ اُس وقت کے نصاریٰ میں موجود تھے (یاد رہے سینٹ پال اور اس کے متبعین اپنے آپ کو نصاریٰ کہلوانا پسند نہیں کرتے تھے اور اپنے آپ کو عیسائی (Christians) کہلوایا
- ان کی یہ خصوصیات جس کا قرآن نے یہاں ذکر کیا یہ امت اپنے اندر برقرار نہ رکھ سکی اور پھر نوبت یہاں تک پہنچی کی صلیبی جنگوں کے اندر عیسائیت نے جو وحشت و بربریت دکھائی ہے، اور ان کے مذہبی پیشواؤں نے جس طرح مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی ہے وہ تاریخ کے چہرے پر بہت ہی بدنما داغ ہے۔

وَ اِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ

وَ اِذَا سَمِعُوْا - اور جب وہ سنتے ہیں

مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ - اس کو جو اتارا گیا رسول کی طرف

تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ - تو دیکھے ان کی آنکھیں

تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ - بھر آتی ہیں آنسوں سے

فَاضَ يَفِيْضُ ، فَيْضًا و فَيَضانًا
پانی کا بہہ نکلنا، آنسوؤں کا بہہ نکلنا

مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ - اس سے جو انہوں نے پہنچانا حق میں سے

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا - وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم ایمان لائے

فَاكْتُبْنَا - پس تو لکھ دے ہم کو

مَعَ الشّٰهِدِيْنَ - گواہی دینے والوں کے ساتھ

وَ اِذَا سَمِعُوۡا مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَى الرَّسُوۡلِ تَرٰۤى اَعۡيُنَهُمۡ تَفِيۡضُ مِنَ
الدَّمۡعِ مِمَّا عَرَفُوۡا مِنَ الۡحَـقِّ‌ ۚ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكۡتُبۡنَا
مَعَ الشّٰهِدِيۡنَ ﴿۸۳﴾

جب وہ اس کلام کو سنتے ہیں جو رسول پر اترا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ حق شناسی کے اثر سے اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتی ہیں وہ بول اٹھتے ہیں کہ "پروردگار! ہم ایمان لائے، ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے"

And when they listen to the revelation received by the Messenger, thou wilt see their eyes overflowing with tears, for they recognise the truth: they pray: "Our Lord! we believe; write us down among the witnesses.

محمد اقبال

وَ اِذَا سَمِعُوۡا مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَى الرَّسُوۡلِ تَرٰۤى اَعۡيُنَهُمۡ تَفِيۡضُ مِنَ الدَّمۡعِ مِمَّا عَرَفُوۡا مِنَ الۡحَـقِّ‌ ۚ

قرآن کے بارے میں اچھے نصاریٰ کا طرز عمل

- یہ ایک واقعے کی طرف اشارہ ہے کہ جب حبشہ سے ۷۰ افراد پر مشتمل ایک وفد مدینہ منورہ آیا اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا گیا تو ان کا طرز عمل یہاں مذکور ہے
- فرمایا قرآن سننے سے وہ حق کو پہچان لیتے ہیں ان کے دل نرم ہو جاتے اور ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتی ہیں لیکن یہ لوگ محض آنسو بہا کر رک نہیں جاتے
- یہ لوگ اس سچائی کا اعلان کرتے ہیں جو ان تک پہنچی اور وہ اسے پہچان گئے۔ اس کے بعد وہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ ہمیں گواہوں کی اس فہرست میں شامل فرما دے جو اس کرہ ارض پر اس سچائی کو قائم کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں
- اس امت میں داخل کر دے جس پر یہ قرآن گواہ ہے کہ وہ امت حقہ ہے، جو اپنی زبان اپنے عمل اور اپنی جدوجہد کے ذریعے فریضہ شہادت حق ادا کر رہی ہے، چنانچہ یہ لوگ فریضہ شہادت حق ادا کرنے والوں میں خود شامل ہو جاتے ہیں۔ وہ اللہ کو اس بات پر گواہ ٹھہراتے ہیں کہ وہ اس امت میں داخل ہو گئے ہیں اور پھر یہ درخواست کرتے ہیں کہ ہمارا نام رجسٹر کر لیا جائے

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾

وَمَا لَنَا - اور کیا ہے ہم کو

لَا نُؤْمِنُ - (کہ) ہم ایمان نہ لائیں

بِاللّٰهِ وَمَا - اللہ پر اور اس پر جو

جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ - آیا ہمارے پاس حق میں سے

وَنَطْمَعُ - اور ہم امید کرتے ہیں

اَنْ يُّدْخِلَنَا - کہ داخل کرے گا ہم کو

رَبُّنَا - ہمارا رب

مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ - صالح لوگوں کے ساتھ

طَمِعَ يَطْمَعُ ، طمعًا
لالچ کرنا، امید رکھنا

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ
يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾

اور وہ کہتے ہیں کہ "آخر کیوں نہ ہم اللہ پر ایمان لائیں اور جو حق ہمارے پاس آیا ہے اُسے کیوں نہ مان لیں جبکہ ہم اِس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں صالح لوگوں میں شامل کرے؟"

"What cause can we have not to believe in Allah and the truth which has come to us, seeing that we long for our Lord to admit us to the company of the righteous?"

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۸۵﴾

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ - تو بدلے میں دیا ان کو اللہ نے (ث و ب)

أَثَابَ يُثِيْبُ ، إِثَابَةً بدلہ دینا، تلافی کرنا (IV)

بِمَا قَالُوْا - سبب اس کے جو انھوں نے کہا

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ - ایسے باغات بہتی ہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ - جن کے نیچے سے نہریں

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا - ہمیشہ رہنے والے ہوتے ہوئے اس میں

وَ ذٰلِكَ - اور یہ ہے

جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ - محسنین (نیکوکاروں) کا بدلہ

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ
فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۸۵﴾

اُن کے اِس قول کی وجہ سے اللہ نے اُن کو ایسی جنتیں عطا کیں
جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ جزا
ہے نیک رویہ اختیار کرنے والوں کے لیے

And for this their prayer hath Allah rewarded them with gardens, with rivers flowing underneath,- their eternal home. Such is the recompense of those who do good.

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۸۵﴾

سچائی کا بدلہ

- جب انہوں نے حق کو پہچان لیا اور اسے تسلیم کرنے میں ذرا سی تاخیر بھی نہ کی تو اس کے بدلے اللہ نے نہیں نعمت بھری جنتیں عطا فرمائیں
- اس کے ساتھ ساتھ انہیں محسنین کا سرٹیفکیٹ بھی عطا کیا گیا ۔حالانکہ ان کے عمل سے ابھی کچھ بھی سامنے نہیں آیا تھا !
- اللہ کے علم میں یہ بات کہ ان کے دل سچے ، ان کی زبان صداقت شعار اور وہ صراط مستقیم پر چلنے کا عزم کئے ہوئے ہیں ۔وہ اس دین کے لئے شہادت حق کا فریضہ ادا کرنے کے لئے تیار جس میں وہ داخل ہوئے ہیں اب وہ صرف اسلامی راہ پر ہی چلنا چاہتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ اللہ انکو نیکوں میں شامل کرے گا۔ چونکہ یہ سب باتیں اللہ کے علم میں تھیں اس لئے اللہ نے ان کی اس بات کو قبول کرلیا اور ان کے لئے جزائے آخرت لکھ دی ۔ اس پر اپنی گواہی قائم کردی کہ یہ لوگ نیک ہیں اور یہ ہے جزائے محسنین

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿٨٦﴾

وَالَّذِيْنَ - اور جنھوں نے

كَفَرُوْا - کفر کیا

وَكَذَّبُوْا - اور جھٹلایا

بِاٰيٰتِنَآ - ہماری نشانیوں کو

اُولٰٓىِٕكَ - وہ لوگ

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ - جہنم والے ہیں

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ع ﴿٨٦﴾

اور (رہے) وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کیا اور انہیں جھٹلایا، تو وہ جہنم کے مستحق ہیں

But those who reject Faith and belie our Signs,- they shall be companions of Hell-fire.

محمد اقبال

سورۃ المائدہ - آیات ۸۷ تا ۱۲۰ (۵ رکوع)

- آیت ۸۶ تک سورۃ المائدہ میں بیان کردہ مضامین اور احکام تمام ہوئے
- ان بیان کردہ احکام کے بارے میں ذہنوں میں جو سوالات پیدا ہوئے یا جو پیدا ہو سکتے تھے اور جو سوالات پوچھے گئے یا پوچھے جا سکتے تھے آگے آنے والی آیات میں ان تمام سوالات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔
- ان آیات کو توضیحی (وضاحتی) آیات کہا جاتا ہے
- ان میں متفرق احکامات بیان ہوئے ہیں

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحَرِّمُوۡا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَـكُمۡ وَلَا تَعۡتَدُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡمُعۡتَدِيۡنَ ﴿۸۷﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا - اے لوگو! جو ایمان لائے ہو

لَا تُحَرِّمُوۡا - نہ حرام ٹھہراؤ

طَيِّبٰتِ - پاکیزہ چیزیں

مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَـكُمۡ -جو حلال کیں اللہ نے تمہارے لیے

(ع د و)

اِعْتَدٰی يَعْتَدِي ، اِعْتَدَاءً
تجاوز کرنا، زیادتی کرنا (VIII)

وَلَا تَعۡتَدُوۡا - اور نہ حد سے بڑھو

اِنَّ اللّٰهَ - بیشک اللہ تعالیٰ

لَا يُحِبُّ - نہیں پسند کرتا

الۡمُعۡتَدِيۡنَ - حد سے بڑھنے والوں کو

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا
تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جو پاک چیزیں اللہ نے تمہارے لیے
حلال کی ہیں انہیں حرام نہ کرلو اور حد سے تجاوز نہ کرو، اللہ کو
زیادتی کرنے والے سخت ناپسند ہیں

O you who believe! make not unlawful the good things which Allah hath made lawful for you, but commit no excess: for Allah loves not those who exceed the limits.

محمد اقبال

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ؀

قانون سازی کا استحقاق

- قانون سازی کا حق اللہ کی حاکمیت کے ساتھ مخصوص ہے - اس لئے ہے کہ اللہ ہی انسانوں کا مالک اور خالق ہے اور وہی ہے جو انسانوں کو رزق فراہم کرتا ہے۔اس لئے یہ حق صرف اللہ کا ہے کہ وہ اپنی مخلوق کے لئے اپنے پیدا کردہ رزق میں سے بعض چیزوں کو حلال کر دے اور بعض کو حرام کر دے
- چیزوں کی حلتّ و حرمت اور تحلیل و تحریم الہامی شریعتوں کا ایک اہم موضوع رہا ہے۔
- مذہبی لوگوں میں بعض اوقات یہ روش پائی جاتی ہے کہ وہ تقویٰ کے جوش میں اور بہت زیادہ نیکی کمانے کے جذبے میں کئی حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کر لیتے ہیں اور یہ حد سے بڑھنا ہے
- عیسائی راہبوں نے پاک چیزوں اور دنیا کی جائز لذتوں سے اپنے کو محروم کرنے کا جو طریقہ اختیار کیا وہ صحیح نہیں - یہاں اس سے منع کیا گیا اور کہا گیا کہ حلال کو حرام کرنے سے کوئی شخص خدا کی قربت حاصل نہیں کر سکتا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٨٧﴾

- أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَاب رَسُول اللَّه صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوا أَزْوَاج النَّبِيّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَله فِي الدُّنْيَا فَقَالَ بَعْضهمْ لَا آكُل اللَّحْم وَقَالَ بَعْضهمْ لَا أَتَزَوَّج النِّسَاء وَقَالَ بَعْضهمْ لَا أَنَام عَلَى فِرَاش فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ " **مَا بَال أَقْوَام يَقُول أَحَدهمْ كَذَا وَكَذَا لَكِنِّي أَصُوم وَأُفْطِر وَأَنَام وَأَقُوم وَآكُل اللَّحْم وَأَتَزَوَّج النِّسَاء فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي** " (البخاري، ومسلم، والنسائي)

- رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے ازواج مطہرات سے نبی ﷺ کی سری (یعنی رات کی) عبادت کے بارے میں سوال کیا، پتا چلنے پر بعض نے کہا کہ میں عورتوں سے شادی نہیں کروں گا اور بعض نے کہا کہ میں گوشت نہیں کھاؤں گا اور بعض نے کہا کہ میں بستر پر نہیں سوؤں گا۔ جب نبی ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ”ان لوگوں کا کیا حال ہے جو یہ باتیں کرتے ہیں؟ حالانکہ میں رات کو قیام بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، روزہ رکھتا بھی ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں، لہٰذا جو شخص میری سنت سے اعراض کرے تو وہ مجھ سے نہیں ہے۔“

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٨٧﴾

○ يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ۚ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٣٢﴾ سورة الاعراف

○ اے بنی آدم، ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت سے آراستہ رہو اور کھاؤ پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو، اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا اے محمد ﷺ، ان سے کہو کس نے اللہ کی اُس زینت کو حرام کر دیا جسے اللہ نے اپنے بندوں کے لیے نکالا تھا اور کس نے خدا کی بخشی ہوئی پاک چیزیں ممنوع کر دیں؟ کہو، یہ ساری چیزیں دنیا کی زندگی میں بھی ایمان لانے والوں کے لیے ہیں، اور قیامت کے روز تو خالصتاً انہی کے لیے ہوں گی اِس طرح ہم اپنی باتیں صاف بیان کرتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٨٧﴾

○ طیّبات کو اپنے اوپر حرام قرار دے لینے کے تین درجے

1. اللہ نے تمام طیّبات کو حلال ٹھہرایا ہے اور کوئی آدمی ان میں سے کسی پاکیزہ نعمت کو اپنے اوپر یہ سمجھ کر ممنوع قرار دے لے کہ یہ حلال نہیں بلکہ حرام ہے اور اسی کا اعتقاد رکھے (یہ اعتقاد رکھنے والا کفر کے درجے میں)
2. آدمی اللہ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام تو نہ سمجھے، البتہ یہ خیال کرے کہ ان میں سے بعض حلال چیزوں کو ترک کر دینا اجر و ثواب کا باعث ہوگا اور اس کے نتیجے میں مجھے اللہ کا قرب حاصل ہوگا۔ ایسا سمجھنے والا گمراہ اور بدعتی ہے کیونکہ کسی چیز پر اجر و ثواب کا حاصل ہونا یا نہ ہونا، اس کا تعلق سراسر شریعت سے ہے
3. آدمی نہ تو اس چیز کو حرام قرار دے اور نہ اسے اجر و ثواب کا ذریعہ سمجھے بلکہ محض اس خیال سے کہ اس کی طبیعت اسے پسند نہیں کرتی یا وہ چیز اس کے جسم کے لیے سازگار نہیں، اس لیے اسے اپنے اوپر ممنوع قرار دے لے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ اس میں نہ تو کوئی گناہ لازم آئے گا اور نہ اس میں کوئی گمراہی کی بات ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝87

- ایک بار نبی ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہ کو جمع ہونے کا حکم دیا، پھر ان کے سامنے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:
- " لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ عورتوں کو، کھانے کو، خوشبو کو، اور دنیا کی لذیذ چیزوں کو اپنے اوپر حرام کرنے لگے ہیں؟ میں تمہیں صوفی اور درویش اور راہب و تارک دنیا بننے کا حکم دینے نہیں آیا کیونکہ گوشت کو اور عورتوں کو چھوڑ دینا اور خانقاہوں میں بیٹھ جانا میرے دین میں نہیں ہے۔

میری امت کی سیاحت روزہ ہے۔ ان کی رہبانیت جہاد ہے۔ اللہ کی عبادت کرتے رہو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھراؤ، حج اور عمرہ ادا کرتے رہو، نماز، روزہ اور زکواۃ کی ادائیگی اور پابندی کرو۔ اور استقامت دکھاؤ تاکہ تمہارے معاملات بھی درست کردیے جائیں۔

تم سے اگلے لوگ انھی سختیوں کی وجہ سے تباہ ہوگئے۔ جوں جوں وہ اپنے اوپر سختی کرتے گئے اللہ تعالی بھی ان پر سختی کرتا گیا۔ ان کے بچے کھچے اب گرجوں اور عبادت گاہوں میں باقی رہ گئے ہیں۔ " خطبات نبوی ﷺ مرتب: ڈاکٹر محمد رفیع الدین ھاشمی۔ بحوالہ معالم التنزیل (تفسیر البغوی)

وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾

وَكُلُوْا - اور کھاؤ

مِمَّا - اس میں سے جو

رَزَقَكُمُ اللّٰهُ - تمہیں دیا اللہ نے

حَلٰلًا طَيِّبًا - پاکیزہ حلال ہوتے ہوئے

وَّاتَّقُوا - اور تقوی کرو

اللّٰهَ الَّذِيْٓ - اس اللہ کا

اَنْتُمْ بِهٖ - تم جس پر

مُؤْمِنُوْنَ - ایمان رکھنے والے ہو

وَكُلُوۡا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡۤ اَنۡتُمۡ بِهٖ
مُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾

جو کچھ حلال و طیب رزق اللہ نے تم کو دیا ہے اُسے کھاؤ پیو اور اُس
خدا کی نافرمانی سے بچتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو

Eat of the things which Allah has provided for you, lawful and good; but fear Allah, in Whom you believe.

محمد اقبال

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ - نہیں مواخذہ کرتا تمہارا اللہ

بِاللَّغْوِ - بغیر سوچی سمجھی بات پر

لَغْو - فضول بات، بغیر سوچی سمجھی بات

فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ - تمہاری قسموں میں سے

وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ - اور لیکن وہ مواخذہ کرتا ہے تمہارا

بِمَا عَقَّدْتُّمُ - اس کا جو پختہ کیا تم نے

عَقَّدَ يُعَقِّدُ ، تَعْقِيْدًا (II)
پختہ کرنا، گرہ باندھنا

الْاَيْمَانَ - قسموں کو

فَكَفَّارَتُهٗٓ - تو اس کا کفارہ

اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ - کھانا کھلانا دس مساکین کو

مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ

مِنْ اَوْسَطِ - اس کے اوسط سے

مَا تُطْعِمُوْنَ - جو تم کھلاتے ہو

اَهْلِيْكُمْ - اپنے گھر والوں کو

اَوْ كِسْوَتُهُمْ - یا ان کو پہنانا ہے (ك س و)

كَسَا يَكْسُو ، كَسْوًا پہنانا (کپڑے وغیرہ)

لَبَس - کپڑے پہننا

لِباس - اپنی پوشاک

كَسَا - کپڑے پہنانا

كِسْوَة - دوسرے کی پوشاک

اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ - یا کسی گردن کا آزاد کرنا ہے

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ - پس جو نہ پائے

فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ - تو وہ روزہ رکھے تین دن

مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، أُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : " أَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقَى مُؤْمِنًا شَرْبَةً عَلَى ظَمَإٍ سَقَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ ، وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ ، وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَا مُؤْمِنًا ثَوْبًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ "

- حضرت ابوسعید رضؓ راوی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کی پیاس بجھائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے مہر بند شراب سے سیراب کرے گا، جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے میوے کھلائے گا اور جو مسلمان کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہنائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے سبز لباسوں میں سے لباس پہنائے گا (ابو داؤد، ترمذی،مسند أحمد بن حنبل)

ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيۡمَانِكُمۡ اِذَا حَلَفۡتُمۡ‌ؕ وَاحۡفَظُوۡۤا اَيۡمَانَكُمۡ‌ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَـكُمۡ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۸۹﴾

ذٰلِكَ كَفَّارَةُ - یہ کفّارہ ہے

اَيۡمَانِكُمۡ - تمہاری قسموں کا

اِذَا حَلَفۡتُمۡ - جب بھی تم قسمیں کھاؤ

وَاحۡفَظُوۡۤا اَيۡمَانَكُمۡ - اور حفاظت کرو اپنی قسموں کی

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ - اس طرح واضح کرتا ہے اللہ

لَـكُمۡ اٰيٰتِهٖ - تمہارے لیے اپنی آیات کو

لَعَلَّكُمۡ - شاید کہ تم لوگ

تَشۡكُرُوۡنَ - شکر کرو

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ
فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ
تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا
حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٨٩﴾

تم لوگ جو مہمل قسمیں کھا لیتے ہو اُن پر اللہ گرفت نہیں کرتا، مگر جو قسمیں تم
جان بوجھ کر کھاتے ہو اُن پر ضرور تم سے مواخذہ کرے گا (ایسی قسم توڑنے کا)
کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو وہ اوسط درجے کا کھانا کھلاؤ جو تم اپنے بال بچوں
کو کھلاتے ہو، یا انہیں کپڑے پہناؤ، یا ایک غلام آزاد کرو، اور جو اس کی
استطاعت نہ رکھتا ہو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے
جبکہ تم قسم کھا کر توڑ دو اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو اس طرح اللہ اپنے احکام
تمہارے لیے واضح کرتا ہے شاید کہ تم شکر ادا کرو

محمد اقبال

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ

قسموں کے بارے میں مزید احکام

- قسموں کے سلسلے میں احکام سورۃ البقرہ (آیت ۲۲۵) میں۔ اس ضمن میں یہاں آخری حکم
- قسم کی تین اقسام

1. یمین لغو۔ اس کی ایک صورت یہ ہے کہ لوگ تکیہ کلام کی صورت میں قسم کھاتے رہتے ہیں، یہ ایک فضول قسم ہے، جس کا کوئی مقصد نہیں۔ اس سے احتراز کرنا چاہیئے

دوسری صورت یہ کہ آدمی ماضی کا کوئی واقعہ خلافِ حقیقت بتا دے (نادانستہ طور پر)، اس کا نہ کوئی کفارہ ہے اور نہ اس کا مواخذہ ہوگا

2. یمین غموس ۔ ایک شخص نے کوئی کام کیا اور وہ جانتا ہے اور اسے یاد ہے کہ اس نے یہ کام کیا ہے اور پھر جان بوجھ کر قسم کھاتا ہے کہ میں نے یہ کام نہیں کیا۔ یہ جھوٹی قسم گناہ کبیرہ ہے اور دنیا و آخرت میں وبال کا باعث ہے اور ایسی قسم کھانے والے کو توبہ و استغفار کرنا چاہیے۔ البتہ ! اس پر کوئی کفارہ واجب نہیں ہے

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ

3. **یمین منعقدہ** - کوئی آدمی آئندہ زمانے میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھائے - اس قسم کو توڑنے کی صورت میں کفارہ واجب ہوتا ہے اور بعض صورتوں میں اس پر گناہ بھی ہوتا ہے اور بعض میں نہیں ہوتا

- اگر کوئی آدمی یمین منعقدہ کھاتا ہے اور پھر اسے توڑ دیتا ہے تو اس پر کفارہ لازم آئے گا۔ آیت کے بقیہ حصہ میں کفارے کے مسائل بیان کیے گئے ہیں
- **کفّارہ**- تنبیہ کا ایک انداز ہے کہ جو آدمی قسم توڑتا ہے کفارہ سے اسے کسی نہ کسی حد تک احساس ہو جاتا ہے کہ میں نے غلط کام کیا ہے، جس کا میں جرمانہ ادا کر رہا ہوں
- لیکن یہ ذہن میں رہنا چاہیئے کہ کفارہ سے قسم توڑ دینے کے گناہ کا ازالہ نہیں ہوتا
- جہاں تک گناہ کا تعلق ہے، اس کی معافی تو صرف استغفار سے ہوتی ہے۔ اس لیے قسم توڑنے والے کو کفارے کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ استغفار کرنا چاہیے اور آئندہ کے لیے یہ عہد کرنا چاہیے کہ دوبارہ میں یہ غلطی نہیں کروں گا

فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ

قسم توڑنے کے کفارے کی تین صورتیں ہیں

1. دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا ۔ یعنی جس طرح کا عام طور پر کھانا گھر میں روزانہ کھایا جاتا ہے اسکی ایک اوسط نکال لی جائے اور اس کے مطابق کھانا کھلا دیا جائے
2. دس مسکینوں کو کپڑے دے دیئے جائیں - کپڑا ایسا ہونا چاہیے جو عام درجے کا آدمی پہنتا ہو اور کم از کم ان کی ستر پوشی کے لیے کافی ہو
3. غلام آزاد کیا جائے - لیکن اب چونکہ غلامی کا رواج ختم ہو گیا ہے، اس لیے اب تیسری صورت یہ ہے کہ اگر کھانا کھلانے اور کپڑے پہنانے پر قسم توڑنے والا قادر نہیں تو پھر اسے تین روزے رکھنے چاہئیں۔

- ان تینوں صورتوں میں سے کسی بھی ایک صورت پر عمل کرنے کا قسم توڑنے والے کو اختیار ہے۔

وَ احْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾

اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو

1. جب تک قسم کی شدید ضرورت نہ ہو اس وقت تک قسم نہ اٹھائی جائے کیونکہ قسم میں اللہ کا نام آتا ہے۔ اس کے سوا کسی اور نام کی قسم نہیں ہوتی۔ بے ضرورت اگر اس کا نام استعمال کیا جائے تو اس کے نام کی قدر و قیمت دلوں سے جاتی رہے گی

2. قسم قول و قرار ، شہادت اور عہد و پیمان کی بنیاد ہے اور عہد و پیمان نہ صرف تمام معاشرتی ، اجتماعی اور سیاسی حقوق و فرائض کی اساس ہے بلکہ اس عہد و میثاق کی بھی اساس ہے جو ہم نے اپنے رب کے ساتھ باندھا تھا۔ اس لیے ضروری ہے کہ آدمی قسم کے معاملے میں نہایت محتاط رہے

3. قسم کو صحیح مصرف میں استعمال کیا جائے، فضول باتوں اور معصیت کے کاموں میں استعمال نہ کیا جائے۔ اگر یہ احتیاط کا دامن بار بار ہاتھ سے چھوٹنے کی وجہ سے ایک عادت سی بن جائے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ اس قسم کا آدمی نہ معاشرے کی ذمہ داریوں کا اہل رہے گا ، نہ میثاق الٰہی کی ذمہ داریوں کا

وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٨٩﴾

4. جب کسی بات پر آدمی قسم کھالے تو اسے یاد رکھے، ایسا نہ ہو کہ اپنی غفلت کی وجہ
سے اسے بھول جائے اور پھر اس کی خلاف ورزی کر گزرے

5. جب کسی صحیح معاملہ میں بلاارادہ قسم کھائی جائے تو اسے پورا کیا جائے اور اگر اس کی
خلاف ورزی ہو جائے تو اس کا کفارہ ادا کیا جائے